ڈرامہ کا فن (سبق : ۲)

Teaching Lecture

Subject : Urdu

Class : B.A. (Hons.) I

Topic : Drama ka fun

Lesson : 02

Author : Dr. Fatahullah Quadri

Lecture Series No. : 20

اس کے ارد گرد گردش کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ڈرامے میں جس قدر واقعات و حادثات پیش آتے ہیں، ان کا تعلق مرکزی خیال سے یقینی طور پر ہونا چاہئے۔ فرض کیجئے کہ ڈرامہ اگر ایک درخت ہے تو مرکزی خیال کی حیثیت اس کے جڑ کی ہے جبکہ ڈرامے کے مختلف واقعات درخت کی شاخوں کے زمرے میں آتے ہیں۔ جس طرح کوئی درخت جڑ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ،اسی طرح مرکزی خیال کے بغیر ڈرامے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ مرکزی خیال کی وجہ سے ڈرامہ نگار اِدھر اُدھر بھٹکنے سے محفوظ رہتا ہے اور قصے میں پیش آنے والے واقعات کی ترتیب میں اسے کافی مدد ملتی ہے۔ مرکزی خیال میں جدّت، ندرت، گیرائی اور گہرائی کے ساتھ ساتھ جس قدر سادگی اور پاکیزگی ہوگی، اسی قدر قصے کی شدت اور زود تاثیری میں بھی اضافہ ہوگا اور یہ خصوصیات ڈرامے کو کامیابی سے ہم کنار کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔

(۳) کردار : ڈرامے میں پلاٹ کی طرح کردار نگاری کو بھی کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ قصے کی تمام تر کامیابی کا انجام براہ راست اس کے کرداروں پر ہے۔ کردار اگر اپنے نقل و حرکت کے ذریعہ زندگی کی سچی تصویر کشی نہ کر سکیں تو پھر ڈرامہ کلی طور پر ناکام ہو جائے گا، لیکن کردار نگاری کے معاملے میں بھی پہلی ذمہ داری ڈرامہ نگار پر ہی عاید ہوتی ہے، کیوں کہ کرداروں کے گفتگو کا خالق وہی ہوتا ہے اور کردار اپنی زبان سے وہی کچھ کہتا ہے جو ڈرامہ نگار چاہے گا، کردار صرف مکالے کی ادائے گی کے ذریعہ ہوتے ہیں، لیکن مکالے کی ادائے گی میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لیے کرداروں کو اپنے چہروں اور اعضائے جسم کے ذریعہ مختلف حرکات و سکنات کے مظاہرے کے ذریعہ وہ کیفیت پیدا کرنی پڑتی ہے، جس سے اس کی فرضی باتیں بعید از قیاس معلوم نہ ہوں، بلکہ ان پر بالکل اصلیت کا گمان ہو، ٹھیک اسی طرح مختلف جذبات جیسے رونا، ہنسنا، تعجب، ڈر اور خوف وغیرہ کی عکاسی میں گفتگو سے زیادہ چہرے کے تاثرات سے بھی اپنے ردعمل کا اظہار کرنا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی، جب تک کہ کردار اپنے فن میں پختہ نہ ہو، ڈرامہ کے ناظرین یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کہانی کے تمام واقعات بالکل فرضی ہیں اور انہیں حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، پھر بھ کردار اپنی کامیاب اور فطری اداکاری سے ناظرین کو بہت جلد اپنے دکھ سکھ

میں برابر کا شریک کر لیتے ہیں اور انہیں اس بات کا بالکل احساس نہیں ہونے دیتے کہ وہ ایک فرضی ماحول میں سانس لے رہے ہیں۔

(۴) مکالمہ : کامیاب اور پراثر کردار نگاری کے لیے مکالمے کی حیثیت بنیادی ہے، ڈرامہ نگار کرداروں کی سیرت و شخصیت کو خاطر خواہ طریقے سے مظاہرہ کرانے کے لیے مکالموں کا سہارا لیتا ہے، اس لیے مکالمے کی تخلیق کے وقت ڈرامہ نگار کو کرداروں کی شخصیت اور غیر فطری الفاظ کے استعمال کے بجائے سادہ اور سلیس زبان استعمال کرنا چاہیے، اس کے بجائے طولانی مکالموں سے پرہیز ہی بہتر ہے، ورنہ ممکن ہے کہ ناظرین اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں، اس کے علاوہ مکالموں کو برمحل اور برجستہ ہونا چاہیے، ڈرامہ نگار کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ کرداروں کو خواہ مخواہ کی گفتگو سے بچائے رکھے اور کہیں بھی پند و نصیحت کے دفتر نہ کھولے، مکالمے کی کمزوری سے کرداروں کی گفتگو غیر فطری محسوس ہونے لگتی ہے اور ڈرامے کی کامیابی مشکوک ہو جاتی ہے۔

(۵) تصادم : کسی بھی ڈرامے میں تصادم کی کیفیت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر ڈرامے کی کامیابی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے، تصادم کی یہ کیفیت مختلف شکلوں میں سامنے آتی ہے، کہیں دو افراد باہم دست و گریبان ہوتے ہیں کہیں، دو تہذیبوں کا باہمی ٹکراؤ ہوتا ہے، کہیں کوئی کردار سماجی اور سیاسی استحصال یا مختلف عقائد و نظریات سے ٹکر لیتا ہے تو کہیں اپنے ہی نفس اور ضمیر سے برسرِ پیکار ہونا پڑتا ہے، بہر کیف یہ طے شدہ امر ہے کہ اسی کشمکش اور تصادم میں جتنی پیچیدگی اور شدت ہو تی ہے، ناظرین کے تجسس میں اسی قدر اضافہ ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ کشمکش ناظرین کو اس مقام پر پہنچا دیتی ہے جہاں وہ قصے کے انجام کو جاننے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے۔ ڈرامے کے عروج کا اہتمام کرتے ہوئے انہیں جلد سے جلد واقف کرا دے اور ان کے جذبۂ تجسس کو مزید صبر و انتظار کے امتحان میں نہ ڈالے ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈامہ نگار اس جیسا تاثر دوبارہ قائم کرنے میں ناکام ہو جائے اور وہ اپنے توقع کے برخلاف ڈرامے کی پیش کش میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀